JUSTICE AND EMPOWERMENT OF MINORITIES

جیم خبرنامہ

اگست ۲۰۲۳

اگست راؤنڈ اپ

جولائی 2023 میں بھارت بھر میں نفرت پر مبنی جرائم اور بیانات کے کل 104 تصدیق شدہ واقعات سامنے آئے۔ تاہم، نفرت انگیز جرائم سے متعلق سب سے اہم اور ہولناک واقعہ گزشتہ مہینے کے آخری دو دنوں یعنی 30 اور 31 جولائی کو پیش آئے، جب میوات ہریانہ کے نوح ضلع کے مختلف قصبوں میں بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ فسادات رو نما ہوئے۔ فرقہ وارانہ لہر نے ریاست کے مالیاتی اور کارپوریٹ مرکز یعنی گروگرام کو بھی متاثر کیا ہے ، گڑگاؤں کے سیکٹر 57 میں ایک مسجد کے امام پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ دو دیگر افراد کو بھی شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

نوح میں پیر 31 جولائی کو وشو ہندو پریشد (VHP) اور بجرنگ دل کے ذریعہ جل ابھیشیک کے نام سے نکالے گئے نام نہاد مذہبی جلوس کے دوران فرقہ وارانہ تشدد پھوٹ پڑا۔ شام تک گروگرام اور سوہنہ سے فرقہ وارانہ تشدد کے کئی واقعات سامنے آئے۔

اب تک، فرقہ وارانہ جھڑپوں میں سات افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں، درجنوں زخمی ہوئے ہیں، اور کروڑوں کی املاک کو مشتعل ہجوم نے تباہ کر دیا ہے۔ ویب پورٹل thewire.in کی رپورٹ کے مطابق، تشدد کا فوری محرک بدنام زمانہ گاؤ رکشک مونو مانیسر کی ایک ویڈیو کو بتایا جاتا ہے۔ مونو، جو مسلم مخالف تشدد اور اس سے متعلق ویڈیوز بنانے کے لیے بدنام ہے اور کئی قتل کے واقعات کے لیے پولس کو مطلوب ہے ،اس نے اپنے پیروکاروں سے ضلع نوح میں ہندوتوا کی ریلی میں شامل ہونے کی اپیل کی تھی۔ یہ ریلی ”برجمنڈل“ یاترا تھی۔ اس طرح کی یاترا سال 2021 سے اب تک بڑے پیمانے پر وی ایچ پی کے رہنماؤں نے منعقد کی ہیں۔ مونو نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ اس ریلی میں ذاتی طور پر موجود رہے گا ۔ اگرچہ سوشل میڈیا پر اس کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد ہے، لیکن وہ گائے رکشا سے متعلق اپنی ویڈیوز کی وجہ سے میوات میں ایک بدنام زمانہ شخص ہے۔

جیسے ہی مونو مانیسر کی ویڈیو وائرل ہوئی، کچھ میواتی مسلم نوجوانوں نے اپنی ویڈیو پوسٹ کرکے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ اسے میوات میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے اور اس کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اپنی سوشل میڈیا پوسٹس اور انتظامیہ کے ساتھ ملاقاتوں میں سول سوسائٹی کے اراکین نے حکومت کو معاملے سے متعلق نوٹس لینے کے لیے متنبہ کیا، لیکن ہریانہ انتظامیہ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

فسادات کے بعدہریانہ کے نائب وزیر اعلیٰ دشینت چوٹالہ نے الزام لگایا کہ جلوس کے شرکاء نے اپنی یاترا کے بارے میں حکام کو پوری طرح سے مطلع نہیں کیا۔ ہریانہ کے وزیر داخلہ ایج وج نے الزام لگایا کہ یہ تشدد منظم طریقے سے انجام دیا گیا ہے۔

بی جے پی لیڈر اور گڑگاؤں سے ممبر پارلیمنٹ راؤ اندرجیت سنگھ نے اپنے بیان میں کہا کہ جلوس کے شرکاء نے تلواریں اور لاٹھیاں اٹھا کر اشتعال انگیزی کو پروان چڑھایا ہے۔

اس سے قبل فروری میں، ہریانہ کے بھیوانی ضلع کے لوہارو پولیس اسٹیشن کے قریب دو مسلم نوجوانوں کے جلے ہوئے جسم برآمد ہوئے تھے، جن کی شناخت ناصر اور جنید کے طور پر ہوئی تھی، اورمونو کے گینگ پر ان ہلاکتوں کا

ڈایرکٹر کے قلم سے

ہریانہ کے میوات ، گروگرام اور اطراف میں پچھلے آٹھ دنوں میں جو ہولناک مناظر ہم نے دیکھے ہیں، اس سے ہم سب کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ یہ ہندستان کے ماتھے پر ایک بدنما داغ ہے اور جو لوگ بھی ایسا کررہے ہیں وہ درحقیقت اس ملک کی روح اور عظمتوں کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔

تاہم یہ کوئی اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس نفرت انگیز مہم کی کڑی ہے جو ملک میں برسوں سے جاری ہے۔ ہم نے اپنے مجموعہ میں ایسی ہی مختلف خبروں کو جمع کیا ہے جن میں حکمراں جماعت کے رہنما، وزرائے اعلیٰ، مرکزی حکومت کے اہم وزراء کے ملوث ہونے اور ملک میں نفرت کی بیج بونے میں ٹی وی میڈیا کی ملی بھگت کو ظاہر کیا گیا ہے ، ان لوگوں کے منحوس اعمال کا خمیازہ ملک کے معصوم عوام بھگتتے ہیں اور ان کی زندگی میں نہ مٹنے والا زخم لگ جاتا ہے۔

اس تشویش ناک صورت حال میں مزید آگ لگانے کا کام ان نام نہادمذہبی لوگوں نے کیا ہے ، جو دھرم سنسد منعقد کرکے ملک کی اقلیت کو مٹانے کا اعلانیہ اظہارکرتے ہیں ۔حالاں کہ مذہب کا کردار ہمیشہ لوگوں کو جوڑنے کا رہا ہے ، لیکن مذہب کے لبادہ میں بے قصور عوام اورعام شہریوں کو مٹانے کا اعلان کیا جائے تو اس سب سے زیادہ مذہب اوراس کی علامتوں کونقصان ہوتا ہے۔

مزید برآں مفرورملزم جن کو پولس پکڑنے میں ناکام ہے وہ کھلے عام مختلف سوشل میڈیا پر ویڈیو پوسٹ کر رہے ہیں اور اسلحہ کی نمائش کرکے ملک اور اس کے نظام کا مذاق اڑا رہے ہیں، ان ہی لوگوں نے ایک مخصوص مذہبی طبقہ یعنی میوات کے مسلمانوں کے خلاف کھلے عام دھمکی بھرے کلمات کہے جس کے نتیجے میں ملک کا ایک حصہ برباد ہو گیا۔

یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ جب میوات جل رہا تھا اور لوگ مارے جا رہے تھے، ہمارے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے قانون کی مشینری اور ریاستی وزیر اعلیٰ کو سخت گیر عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم دینے کے بجائے خاموشی اختیار کی۔

یہاں یہ بتانا مناسب ہوگا کہ اس طرح کے اقدامات سے نہ صرف عالمی سطح پر ہندوستان کے وقار کو نقصان پہنچے گا بلکہ اس سے غیر ملکی سرمایہ کاربھی گروگرام جیسے تجارتی شہر کو چھوڑنے پر مجبور ہوں گے ، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خطے کی اقتصادی صورت حال مزید خراب ہو گی اور لاکھوں لوگ بے روزگار ہو جائیں گے۔

جیم نے اس مہینے سے اپنا ماہانہ نیوز لیٹر شروع کیا ہے، جیم کی یہ کاوش قابل ستائش ہے ۔ جیسا کہ ہم نے محسوس کیا کہ جب تک ہمارے سہ ماہی جائزے منظر عام پر آتے ہیں ، زیادہ تر واقعات عوام کی یادداشت سے ختم ہو جاتے ہیں، دوسرا اہم سبب یہ ہے کہ محض جولائی 2023 میں نفرت پر مبنی جرائم کے 104 تصدیق شدہ واقعات رونما ہوئے، جب کہ اس سے قبل سال میں محض 35 ایسے واقعات رپورٹ ہوئے، ان بڑھتے ہوئے واقعات نے بھی جیم کو ماہانہ نیوز لیٹر شائع کرنے پر راغب کیا ہے ۔ 2023 میں نفرت انگیز جرائم اور تقاریر کے بڑھتے ہوئے واقعات واضح طور پر سیاسی مفاد کے لیے ملک کو مزید مزہبی بنیادوں پر تقسیم کرنے پر امادہ ہیں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک ترقی کرے اور ان فرقہ وارانہ ہتھکنڈوں سے بچ جائے تو ہمیں مزہبی رواداری، بقائے باہم اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے آگے کی نئی راہیں طے کرنی ہوں گی، جو صدیوں سے ہندستان کی ایک شناخت رہی ہے۔

محمود اسعد مدنی

ڈائریکٹر، JEM

الزام تھا۔ دونوں کے قتل سے صرف چند دن پہلے، مونو کو ایک اور پراسرار موت سے جوڑا گیا تھا - وہ مکینک وارث خان کی تھی، جس کے اہل خانہ نے مونو پر قتل کی سازش کا الزام لگایا تھا۔

اپریل 2022 میں، ہریانہ میں ہجوم کے دوران مسلمان مردوں پر حملہ اور تشدد کرنے کی کم از کم چار ویڈیوز وائرل ہوئیں۔ انہیں مونو اور جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی میں سی اے اے مظاہرہ کے دوران فائر کرنے والے شوٹر رام گوپال بھگت نے سوشل میڈیا پر شیئر کیا تھا۔ وائرل ویڈیوز کے جواب میں ہندوتوا لیڈروں نے ایک مہاپنچایت کا اہتمام کیا۔

مقامی لوگ ہندوتوا لیڈر بٹو بجرنگی کو یاترا سے پہلے مسلمانوں کو اکسانے والی اشتعال انگیز ویڈیو کے لیے بھی مورد الزام ٹھہراتے ہیں ۔ ویڈیو میں بجرنگی نے کہا کہ وہ اپنی (سسرال) جارہا ہے ، اس کی مراد میوات تھی ، جہاں کے ماننے والوں کو وہ سسرال کے لوگ کہہ کر گویا گالی دے رہا تھا ، اس نے یہ کہا تھا لوگوں کو ان کے استقبال کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ پس منظر میں، ان کے حامیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا جاسکتا ہے کہ (جیجا جی آ رہے ہیں)۔

وی ایچ پی کے جوائنٹ سکریٹری سریندر جین کو نوح میں تشدد کے پھوٹ پڑنے سے کچھ دیر پہلے نلہر مہادیو مندر میں دیکھا گیا تھا۔ اپنی مطلوبہ تقریر میں جو سوشل میڈیا پر منظر عام پر آئی اور ایک نیرج واٹس نے فیس بک پر لائیو شیئر کی، سریندر جین کہہ رہے تھے کہ میوات کرشنا کا وطن ہے۔ بعد میں انھوں نے مسلم قوم کو نشانہ بناتے ہوئے کہا، ''ہمیں میوات کے کردار کو بدلنے کی ضرورت ہے۔''

جہاں پچھلے دو سالوں سے میوات کے علاقوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھی ہے، وہیں ناصر اور جنید قتل کیس کے بعد خاص طور پر نوح ضلع میں گئو رکشکوں کے خلاف مظاہروں اور ناراضگی میں اضافہ ہوا ہے۔

گائے کے محافظوں کے ذریعہ ہجومی تشدد کے متاثرہ خاندانوں اور خطہ کے دیگر مسلمان کھٹر انتظامیہ سے میوات میں سونو جیسے لوگوں کے ذریعہ پر تشدد حملوں کو روکنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ناصر اور جنید کے قتل کے فوراً بعد کانگریس ایم ایل اے ممن خان کی ہریانہ اسمبلی میں کی گئی تقریر کا ایک پرانا ویڈیو بی جے پی کے حامیوں کی طرف سے پھیلایا جارا ہے، بی جے پی کے حامی یہ دعوی کررہے ہیں کہ یہ نوح تشدد کی محرک ہے۔

حالاں کہ 31 جولائی کا تشدد نہ صرف ضلع نوح سے باہر بلکہ میو برادری کی اکثریت کے لیے بھی حیران کن ہے کیونکہ میوات میں فسادات کی کوئی بڑی تاریخ نہیں ہے۔ اگرچہ بابری مسجد کے انہدام کے بعد کچھ مندروں میں توڑ پھوڑ کی گئی تھی، جیسا کہ thewire.in نے رپورٹ کیا ہے، تاہم یہ علاقہ پر امن رہا ہے۔

جولائی 2023 میں نفرت انگیز جرم/تقاریر کے واقعات

ویب پورٹل thescroll.in نے یکم جولائی کو ممبئی کے نیو پنویل سے متعلق اطلاع دی کہ 23 جون 2023 کو نیل آنگن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے سکریٹری کو پولیس نے ایک مسلم فلیٹ مالک کو ممنوعہ تنظیم پی ایف آئی سے منسلک ہونے کی وجہ سے جھوٹے معاملے میں پھنسانے کی کوشش کرنے پر گرفتار کیا ہے۔ نوی ممبئی میں کھنڈیشور پولیس نے کہا کہ ایکناتھ کاوڑے نے فلیٹ کے مالکان میں سے ایک کے ساتھ جھگڑے کے بعد کچھ فلیٹوں کے باہر نوٹس چسپاں کر دیئے۔ فلیٹ کے مالکان میں سے ایک ہندو شخص نے اپنا فلیٹ ایک مسلم خاندان کو کرائے پر دیا تھا اور کاوڑے مبینہ طور پر انہیں پھنسانا چاہتا تھا۔پولیس نے آئی پی سی کی دفعہ 153 کے تحت کاوڑے کو گرفتار کرلیاہے۔

ٹائمز آف انڈیا میں ایک خبر شائع ہوئی کہ یکم جولائی کو دائیں بازو کی تنظیم سے وابستہ ہندو کارکنوں کے ایک گروپ نے یاسین، صدام، زبیر، راشد اور سلیم کو روکا اور ان میں سے پانچ کو ٹرک سے گھسیٹ کر باہر لے گئے جس میں وہ سوار تھے۔ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ یوپی کے غازی آباد سے گائے کا گوشت لے جارہے تھے۔ مقامی پولیس نے ہندو تو کے کارکنوں کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے، یاسین، صدام، زبیر، راشد اور سلیم کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 429 اور یوپی روک تھام گائے ذبیحہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا، جس میں واضح طور پر جانبداری کا مظاہرہ کیا گیا۔

ویب پورٹل thehindustangazette.com اور متعدد میڈیا پلیٹ فارمز نے یکم جولائی کو ایک ویڈیو شیئر کیا، جس میں ہندوتوا کارکنوں کو کرناٹک کے ہاسن ضلع میں عید الاضحی منانے کی وجہ سے جناساگر انٹرنیشنل اسکول کے خلاف احتجاج کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ تاہم اسکول مینجمنٹ کمیٹی نے واضح کیا کہ، وہ ہر مذہب کے مذہبی تہواروں کے موقع پر اسکول میں تقریبات کا اہتمام کرتے ہیں تاکہ طلبہ کو ملک کے تنوع سے آگاہ کیا جاسکے اور طلبہ میں امن اورروحانیت قایم ہوسکے۔

ٹی وی چینلز HornbillTV اور India Today-NE نے یکم جولائی کو سلچر آسام کے بارے میں بتایا کہ عید الاضحی کے موقع پر آسام کے سلچر ضلع میں گئو رکشک گروپوں نے بلاوجہ تشدد کیا، عوامی سرگرمیوں میں خلل ڈالا، ہنگامہ آرائی کی اور مسلمانوں کے گھروں میں توڑ پھوڑ کی، 29 جون 2023 کو 'جئے شری رام' کا نعرہ لگاتے ہوئے۔ ضلع انتظامیہ اور سلچر پولیس نے تشدد پر قابو پانے اور علاقے میں حالات کو بحال کرنے کے لیے ایک مہم شروع کردی ہے۔

ویب پورٹل thequint.com نے یکم جولائی کو گجرات کے موندرا میں درپیش آئے ایک واقعے کی اطلاع دی، جہاں عید الاضحی کے موقع پر اسکول طلبہ کو اسکول میں ڈرامہ منعقد کرنے کی اجازت دینے پر اسکول پرنسپل کو معطل کردیا گیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک ویڈیو میں طالب علموں کو ٹوپیاں پہن کر ڈرامے کا مظاہرہ کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن آفیسر، سنجے پرمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "ہندو طلبہ کو مسلمانوں کی طرح سے ٹوپی پہننے کے لئے کہنا" ایک "نیچ کام" ہے۔ یہ واقعہ بظاہر ایک ایجوکیشن آفیسر کی طرف سے بھی عدم برداشت کو ظاہر کرتا ہے، جو ہمارے ملک کے تنوع کے بھی خلاف ہے۔

ویب پورٹل theobserverpost.com نے 2 جولائی کو بھونیشور، اڈیشہ سے ایک افسوسناک واقعہ کی اطلاع دی، جو 17 جون کو پیش آیا تھا جہاں ایک پرتشدد ہندو ہجوم نے دو مسلمان مردوں کو رسی سے باندھا، ان کی داڑھی منڈوائی، ان پر جسمانی حملہ کیا اور انہیں 'جئے شری رام' کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا۔ ' یہ واقعہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ سے محض 3 کلومیٹر کے فاصلے پر پیش آیا۔ متاثرین محمد ابوذر اور ارشاد نے الزام لگایا کہ "تقریباً 500 لوگوں کا ایک بڑا ہجوم اکٹھا ہوا، زبردستی ہماری پتلون اتار دی، ہمیں رسیوں سے جکڑ دیا، اور کوڑے کے ڈھیروں پر چلا کر ہمیں ذلیل کیا۔" مقامی پولیس نے آئی پی سی کی دفعہ 341، 384، 307 اور 427 کے تحت دو افراد، جیتوا اور رسن جینا کے ساتھ 20 نامعلوم مشتبہ افراد کے خلاف مقدمہ درج کردیا ہے۔

ویب پورٹل newsclick.com نے 4 جولائی کو یوپی کے باغپت میں ایک مسلم شخص کی حراست میں موت کے ایک اور واقعہ کی اطلاع دی۔ متاثرہ سجاد عباسی کو مقامی پولیس نے جوئے کے کیس میں گرفتار کیا تھا۔ اہل خانہ کے بیان کے مطابق سجاد 2 جولائی کو کچھ دوستوں کے ساتھ گھر سے نکلا لیکن بعد میں اس کی لاش ملی۔ اہل خانہ کا موقف ہے کہ عباسی کو اس حد تک بے دردی سے مارا گیا کہ وہ پولیس حراست میں ہی دم توڑ گیا۔ اس کی ماں نے کہا، "اس پر جوا کھیلنے کا الزام تھا، لیکن کون سا قانون لوگوں کو جوا کھیلنے پر مارتا ہے؟ مزید یہ کہ میرا بیٹا جواری نہیں تھا"۔ تاہم پولیس نے متوفی کے اہل خانہ کی جانب سے لگائے گئے الزامات کی تردید کی ہے۔ یہ افسوسناک ہے کہ ابھی تک سجاد عباسی پر تشدد میں ملوث پولیس افسر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

ہندی روزنامہ امر اجالا اور یوٹیوب چینل لائیو ہندستان نے 4 جولائی کو رپورٹ کیا کہ فرید آباد، ہریانہ کے ایک مسلمان شخص نے الزام لگایا ہے کہ بجرنگ دل کے لوگ جانوروں پر ظلم کے الزام میں اس کے مویشیوں کو چھین کر لے گئے جن میں 60 گائیں اور 17 بکری شامل تھی۔ تاہم پولیس نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ مقامی باشندوں نے پولیس سے رابطہ کیا اور ان جانوروں کے مالک جماعت علی کے خلاف شکایت کی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جماعت علی کے اہل خانہ کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے نہ کہ مبینہ بجرنگ دل کے کارکنوں کے خلاف۔

انڈین ایکسپریس نے 4 جولائی کو یوپی کے ہاپوڑ ضلع سے پولیس کے مظالم کا ایک اور واقعہ رپوڑ کیا، جہاں ایک ہندو شخص کے گھر کے باہر ایک مسلمان رہائشی کی طرف سے بیل گاڑی کو کھڑا کرنے پر دو پڑوسیوں کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی ، جس کے بعد دو برادریوں نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ان میں سے آٹھ کو گرفتار کیا، جو سب کے سب مسلمان تھے، ان کے نام ہیں شاہ رخ، محمد عمر، نوشاد، آصف، سفیان، اخلاق، اشرف، اور سونو۔ انھیں 14 دن کی عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا اور ان کے خلاف NSA لگانے کی تیاری چل رہی ہے۔

انڈین ایکسپریس نے4 جولائی کو کانپور، یوپی سے رپوڑ کیا کہ صرف کانپور میں عید الاضحی کی نماز کے دوران سڑکوں پر نماز پڑھنے کی وجہ سے 40 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے کہا کہ سڑکوں پر نماز پڑھنے کے اس عمل میں ملوث ہونے کے خلاف حکومتی ہدایت کی وجہ سے یہ کارروائی کی گئی۔

ٹویٹر نے 3 جولائی کو سوشل میڈیا چینلز پر ایک اور ویڈیو شیئر کی جس میں ہریانہ میوات کے دھوج میں پولیس کی موجودگی میں دائیں بازو کی انتہا پسند تنظیم بجرنگ دل کے ارکان مقامی مسلمانوں کے ساتھ تشدد کرتے نظر آرہے ہیں۔ یہ غنڈے پولیس اسٹیشن میں مسلمانوں کو دھمکیاں دیتے اور بدسلوکی کرتے بھی دیکھے گئے۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے 3 جولائی کو اپنے ٹویٹر ہینڈل پر ایک ویڈیو شیئر کیا جس میں بجرنگ دل لیڈر چمبہ، ہماچل پردیش میں نفرت انگیز تقریر کررہے ہیں، جس میں ہماچل میں مسلم کیمونٹی کے بائیکاٹ کا جواز پیش کیا گیا۔ ان نفرت انگیز مبلغین نے مقامی ہندوؤں کو متنبہ بھی کیا کہ وہ شہر کے اندر گھر اور دکانیں کسی مسلمان کو کرائے پر نہ دیں۔

ویب پورٹلز maktoobmedia.com اور sabrangindia.net نے 3 جولائی کو اتراکھنڈ کے دہرادون سے مسلمانوں کے خلاف نفرت کا ایک اور کیس رپورٹ کیا۔ سوشل میڈیا چینلز پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ ایک مسلمان جوس بیچنے والے کو ایک خاتون ہندوتوا کارکن کی طرف سے ہراساں کیا جا رہا ہے۔ اسے یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے، ’’میں مسلمان کی بنائی ہوئی کوئی چیز نہیں کھاتی اور نہ پیتی ہوں۔ ہم کوئی ایسی چیز نہیں کھاتے جس میں تھوک شامل ہو۔‘‘

ایک ٹویٹر ہینڈل igopalswami@ نے 3 جولائی کو ہماچل پردیش کے ایک نامعلوم مقام سے ایک ویڈیو شیئر کیا، جس میں ایک بنیاد پرست ہندوتوا لیڈر کو اشتعال انگیز تقریر کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے جس میں وہ ہندوؤں سے کہہ رہا ہے کہ وہ مسلمانوں پر نظر رکھیں اور ان کے آدھار کارڈ کی جانچ کریں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ’’हिमांचल में जिहादियों को तीस दिन का अल्टीमेट दिया गया है। नहीं माने पर हिंदू समाज द्वारा “रोको-टोको-ठोको” की नीति अपनाने का निर्णय लिया गया। مسلمانوں کو ہماچل پردیش چھوڑنے کے لیے 30 دن کا الٹی میٹم دیا گیا ہے، اس کے بعد یہ ’روکو، ٹوکو اور ٹھوکو‘ ہو گا۔‘‘

ویب پورٹلز hindutvawatch.org اور sabrangindia.in نے مہاراشٹر کے مالیگاؤں سے نفرت انگیز تقریر کا ایک اور واقعہ رپورٹ کیا۔ سمست ہندو اگھاڑی تنظیم کے ملند ایکبوٹے کی طرف سے دی گئی نفرت انگیز تقریر کی ایک ویڈیو میں یہ کہتے ہوئے دکھایا گیا ہے، ’’اگر آپ ہماری ہندو لڑکیوں کو سیا جی راؤ گایکواڈ کالج میں ’کلمہ‘ پڑھنے پر مجبور کریں گے، تو ہم بھی آپ کے مدرسے میں آئیں گے اور ہنومان چالیسہ پڑھیں گے۔ دوستو، میں یہاں آپ کو بتانے آیا ہوں کہ پورا مہاراشٹر مالیگاؤں کے ہندوؤں کے ساتھ ہے۔ کئی سالوں تک ان ’جہادیوں‘ نے کشمیر میں مظالم ڈھائے لیکن آخر کار ان کے تمام مظالم کی انتہا ہوگئی اور سری نگر کے لال چوک پر ترنگا لہرایا گیا۔

ویب پورٹل indiatoday.in نے 4 جولائی کو تلنگانہ کے گجویل ون میں ایک مسلم شخص کو جسمانی اور ذہنی طور پر ہراساں کرنے کا ایک اور معاملہ رپورٹ کیا ہے ۔ جو لوگ ایسا کرنے پر مسلم شخص کو مجبور کررہے ہیں ، ان کا تعلق بجرنگ دل، وشوا ہندو پریشد، وی ایچ پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ، آر ایس ایس سے منسلک بنیاد پرست ہجوم سے ہے ۔بعد ازاں پولیس نے موقع پر پہنچ کر حالات کو قابو میں کیا تاہم ملزم کے ساتھ ہاتھا پائی کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

ٹائمز آف انڈیا نے5 جولائی کو بلند شہر، یوپی سے جسمانی دھمکی کا ایک اور واقعہ رپورٹ کیا ہے جس میں بہار کے ایک 45 سالہ مسلمان شخص محمد احسان پر 50 لوگوں کے ہجوم نے اس وقت جسمانی حملہ کیا جب وہ مدرسے کے لیے چندہ جمع کر رہا تھا۔ اس واقعہ سے متعلق ایک ویڈیو بھی منظر عام پر آئی تھی جس میں مقامی لوگوں کو مسلم شخص کا آدھار کارڈ زبردستی چیک کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا اور اسے اپنی وفاداری اور قومیت ثابت کرنے کے لیے قومی ترانہ گانے پر مجبو رکیا گیا ۔ مقامی پولیس نےاحسان کے خلاف ہی سی آر پی سی کی دفعہ 151 کے تحت مقدمہ درج کیا۔ بعد میں اسے ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

ویب پورٹل newsclick.com نے 6 جولائی کو یوپی کے مظفر نگر شہر سے ریاستی سرپرستی میں امتیازی سلوک کے ایک معاملے کی اطلاع دی، جہاں کانوڑیوں کو ناراض کرنے سے بچنے کے لیے مقامی انتظامیہ نے نہ صرف شہر میں گوشت کی دکانیں بند کرنے کا حکم دیا بلکہ دکانوں پر کالا کپڑا چڑھانے کو بھی کہا۔ جب مسلمانوں کا ایک گروپ اس معاملے پر بات کرنے کے لیے مقامی پولیس اسٹیشن گیا تو تمام 114 لوگوں کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 151 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا، اور پولیس اہلکار اس معاملے پر ان سے بات کرنے کو بھی تیار نہیں تھے۔

دی نیو انڈین ایکسپریس نے6 جولائی لکھا کہ ڈی وائی پاٹل ہائی اسکول، پونے،

مہاراشٹر کے پرنسپل پر ہندوتوا کارکنوں نے تلیگاؤں دبھاڑے علاقے میں اسکول کے احاطے میں حملہ کیا۔ پرنسپل، الیگزینڈر کوٹس پر ہجوم نے حملہ کیا اور پولیس نے اسکول کے طلبہ کو عیسائی دعائیں پڑھنے پر مجبور کرنے پر گرفتار کر لیا۔

6 جولائی کو ٹویٹر پر ایک اسلامو فوبک گانا وائرل ہوا جس میں ہندو دیوتاؤں کو مکہ اور مدینہ کو نشانہ بناتے ہوئے دکھایا گیا تھا، تاکہ کمیونٹیز میں مسلم مخالف جذبات پھیلایا جا سکے۔

ویب پورٹل newslaundary.com نے 7 جولائی کو پونے کے مالوا تعلقہ سے سرکاری عصبیت کے ایک واقعہ کی اطلاع دی، جہاں ایک مسلمان شخص کو مقامی میونسپل حکام نے نئے گھر کی تعمیر کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ کٹراج کے ابیگاؤں سے تعلق رکھنے والے 73 سالہ قاسم ملا نے 10 سال قبل 50 کلومیٹر دور ماول تعلقہ کے کمبرے نامہ گاؤں میں 4000 مربع فٹ کا پلاٹ خریدا تھا۔ اس نے ابتدائی طور پر اپریل 2023 میں 10 بائی 10 فٹ کا ڈھانچہ بنایا اور جون میں اس کے رجسٹریشن کے لیے درخواست دی، تاکہ وہ ہاؤس ٹیکس کے قوانین کے تحت رجسٹر کرکے بجلی، پانی وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات حاصل کرلے۔ لیکن متعلقہ انتظامیہ نے رجسٹریشن سے منع کردیا کیونکہ متعلقہ شخص مسلم کیمونٹی سے تعلق رکھتا ہے۔،،کمبرے نامہ سرپنچ ،گاؤں کا سربراہویشالی گائیکواڑ، اور نائب سرپنچ (ڈپٹی ہیڈمین) سومناتھ گائیکواڑ نے درخواست کے صفحہ اول پر لکھا، اور درخواست کو مسترد کر دیا۔

indiatoday.in کی فیکٹ چیکنگ یونٹ کے ویب پورٹل نے 7 جولائی کو ایک داڑھی والے شخص کی ایک ویڈیو کے بارے میں اطلاع دی جو سوشل میڈیا پر اسلام کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کر رہا ہے۔ دراصل تقریر کسی مسلمان عالم نے نہیں بلکہ ایک ہندو مبلغ نے کی تھی۔ اس کلپ میں جو دو منٹ پر مشتمل ہے، اس شخص نے ہندوؤں سے التجا کی کہ وہ اپنا صحیفہ پڑھیں اور پوچھا کہ ہندوستان میں 90 کروڑ ہندو 25 کروڑ مسلمانوں سے کیوں ڈرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کے عقیدے نے ہندوؤں کو کچھ نہیں کرنا سکھایا جب ان کی ”ماؤں اور بہنوں کو قتل کیا جاتا ہے اور انہیں محبت جہاد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔“ AFWA کی تحقیقات سے پتا چلا کہ وہ شخص مسلمان عالم نہیں ہے۔ وہ آچاریہ پرشانت شرما نامی ایک ہندو مبلغ ہے جو سوشل میڈیا پر ویڈیوز کے ذریعے ہندو مسائل پر اکثر اپنی رائے پیش کرتا

ہے۔ اے ایف ڈبلیو اے نے مدھیہ پردیش کے مورینا کے رہنے والے شرما سے رابطہ کیا، جس نے ویڈیو سے متعلق تصدیق کی کہ یہ وہی ہے۔ ”یہ میری ویڈیو ہے۔ میں نے ٹویٹر پر طویل ویڈیو میں سے ایک چھوٹا سا حصہ پوسٹ کیا تھا اور وہ وائرل ہو گیا ہے۔ اب واٹس ایپ یونیورسٹی کے لوگ اسے ایک مسلم اسکالر کے تبصرے کے طور پر شیئر کر رہے ہیں،“ شرما نے کہا۔

انڈین ایکسپریس میں 8 جولائی کو ایم پی کے سدھی ضلع میں ایک قبائلی برادری سے تعلق رکھنے والے شخص پر پیشاب کرنے کا معاملہ رپورٹ ہوا۔ بعد میں پولیس نے پرویش شکلا کو گرفتار کیا، جس پر متاثرہ، دشمت راوت پر پیشاب کرنے کا الزام ہے، اس واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر وائرل ہونے کے بعد ہی پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کیا اور اسے گرفتار کر لیا۔

ٹی وی چینل زی نیوز نے 8 جولائی کو گوالیار، ایم پی سے جسمانی حملے کے واقعے کی اطلاع دی، ٹویٹر پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں، کچھ نامعلوم بدمعاشوں کو ایک مسلم نوجوان، محسن کو پیٹتے ہوئے دیکھا گیا، اور اسے ان کے پاؤں چاٹنے پر مجبور کیا گیا۔ Zeenews کی کوریج کے مطابق، پولیس اور ایم پی حکومت کیس کی تحقیقات کر رہی ہے، لیکن ابھی تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی ہے۔

ٹی وی چینل نیوز 18 نے 9 جولائی کو یوپی کے سون بھدرا ضلع سے ایک ہولناک واقعہ کی اطلاع دی جہاں جھگڑے کے بعد دلت برادری سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو تھپڑ مارا گیا اور ایک اونچی ذات کے شخص کے چپل چاٹنے پر مجبور کیا گیا۔ ویڈیو میں مزید دکھایا گیا کہ متاثرہ کو کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کرنے پر بھی مجبور کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق، پولیس نے واقعہ میں ملوث ملزم تیج بالی سنگھ کے خلاف تعزیرات ہند کی دیگر دفعات کے ساتھ شیڈول کاسٹ اینڈ شیڈول ٹرائب ایکٹ (پریوینشن آف ایٹروسیٹی ایکٹ) 1989 (ایس سی/ایس ٹی ایکٹ) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

ٹائمز آف انڈیا نے9 جولائی کو ایم پی کے شاجاپور قصبے سے پتھراؤ کا معاملہ رپورٹ کیا ، جہاں کچھ اعلیٰ ذات کے شرپسندوں نے مبینہ طور پر ایک دلت کی شادی میں ڈی جے بجانے پر اعتراض کیا، جس کی وجہ سے فرقہ وارانہ تصادم ہوا۔ پولیس نے طرفین کو نامزد کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کر لی۔

ہندوستان ٹائمز نے 9 جولائی کو داونگیرے، کرناٹک سے اخلاقی پولیسنگ کا ایک واقعہ لکھا ہے، جہاں دو بنیاد پرست افراد نے دو مسلمان مردوں کو اس وقت جسمانی طور پر زدوکوب کیا جب وہ ایک ہندو خاتون دوست کے ساتھ فلم دیکھنے جا رہے تھے۔ پولیس کی تفصیل کے مطابق، ”شرپسندوں نے محمد سبحانی (22) اور ابراہیم (21) کے ساتھ جمعرات کو داونگیرے میں ایک سنیما تھیٹر میں ایک ہندو لڑکی کے ساتھ جانے پر حملہ کیا۔ ملزم نے حملے کی ویڈیو بھی بنائی اور سوشل میڈیا پر شیئر کی۔ ویڈیو کلپ کے وائرل ہونے کے بعد لڑکی نے جمعہ کو پولیس میں شکایت درج کرائی۔ داونگیرے پولیس نے دو لوگوں کو گرفتار کیا۔ یہ دونوں دودیش اور گنگاراجو ہیں جو مسلم کمیونٹی کے دو مردوں پر مبینہ طور پر حملہ کرنے اور اخلاقی پولیسنگ میں ملوث ہونے کے ملزم ہیں۔

ویب پورٹل clarionindia.net، hindutvawatch.org، اور sabrangindia.in نے 9 جولائی کو ہماچل پردیش سے ایک واقعہ کو تفصیل سے پیش کیا ہے، جس میں ایک ویڈیو کلپ کےذریعہ دکھایا گیاہے کہ ہندو جن جاگرن منچ کے رہنما کمل گوتم مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقریر کررہا ہے ، وہ یہ بھی دعوی کررہا ہے کہ اس نے چند دن قبل بلاس پور میں ایک مسجد کو منہدم کرایا ہے، اس نے مسلمانوں کے معاشی بائیکاٹ کی بھی اپیل کی اور تشدد کی دھمکی دی ہے ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ گوتم ایک سرکاری اسکول میں استاد بھی ہے اور قانون کے مطابق وہ اس طرح کی سرگرمی میں حصہ لینے کا حق دار نہیں ہے، لیکن پھر بھی اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے 10 جولائی کو چوکھٹیا، المورہ، اتراکھنڈ میں مسلمانوں کے خلاف اسلامو فوبیا اور نفرت کے ایک اور معاملے کی اطلاع دی ہے۔ ویڈیو میں دائیں بازو کے ہندوتو گروپ کے افراد نام نہاد لو جہادکے خلاف ریلی نکالتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز نعرے لگاتے ہوئے سنے جاسکتے ہیں، جیسے ”मुल्लो का ना काजी का ये देश है वीर शिवा जी का“ (یہ ملک ملا اور قاضی کا نہیں یعنی مسلمان کا نہیں ہے ، یہ دیش ویر شیواجی یعنی ہندو کا ہے۔

ٹائمز آف انڈیانے 11 جولائی کو لکھا ہے کہ مظفر نگر، ٹویٹر پر ایک ویڈیو میں خواتین کے ایک گروپ کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے کہ ایک نابالغ لڑکی نغمہ کو ستیش نے اپنے دوستوں کی مدد سے اغوا کیا ہے، نغمہ کی ماں نے الزام لگایا کہ اس معاملے میں پورا خاندان ملوث ہے۔ اس کے اکاؤنٹ کے مطابق، پولیس کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی، حالانکہ ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی۔ پولیس نے بتایا کہ تینوں ملزمان کے خلاف نگر کوتوالی پولیس میں آئی پی سی کی مختلف دفعات کے مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ویب پورٹلز hindutvawatch.org اور cjp.org.in نے 11 جولائی کو ٹویٹر پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو کے بارے میں اطلاع دی جس میں دکھایا گیا ہے کہ کاجل شنگلہ عرف کاجل ہندوستانی جو ایک بدنام زمانہ نفرت انگیز مبلغہ ہے ، اس نے آنند، گجرات میں منعقد ایک تقریب میں مسلم کیمونٹی کے خلاف نفرت انگیز تقریر کرتے ہوئے، ہندوؤں کو بیدار ہونے اور مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے مختلف باتیں کہی ہیں۔

ہندوستان ٹائمز نے12 جولائی کو اتراکھنڈ کے منگلور قصہ، ہریدوار سے ایک واقعہ کی اطلاع دی ہے ۔ یہ واقعہ 10 جولائی کو پیش آیا اور اطلاعات کے مطابق ہریدوار میں کانوریوں کے ایک ہجوم نے ایک کار میں توڑ پھوڑ کی اور ڈرائیور پر حملہ کیا جب کانوریا میں سے کسی ایک کو مبینہ طور پر کار نے ٹکر مار دی، سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی ویڈیو کے مطابق یہ حملہ پولیس کی موجودگی میں ہوا، تاہم ہریدوار پولیس نے فیس بک پر ایک بیان جاری کیا اور اس واقعے میں کسی بھی فرقہ وارانہ زاویے سے انکار کیا۔ پولیس کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ”اس واقعہ کا کسی خاص برادری سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تباہ شدہ کار کے مالک مقامی باشندے پرتاپ سنگھ کی شکایت پر ہریدوار پولیس نے مقدمہ درج کرکے مذکورہ معاملے میں دو افراد کو گرفتار کیا ہے، اور قانونی کارروائی جاری ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کار ڈرائیور مسلمان نہیں بلکہ ہندو تھا۔

ویب پورٹل theobserverpost.com نے 12 جولائی کو راجستھان کے بھیلواڑہ شہر سے ایک مسلمان پر جسمانی حملے کی اطلاع دی۔ رپورٹ کے مطابق، 8 جولائی کو بھیلواڑہ میں حملہ آوروں کے ایک گروپ نے ایک مسلمان شخص کو مارا پیٹا اور ’جے شری رام‘، ہندو مذہبی نعرہ لگانے پر مجبور کیا۔ حملے کے دوران 21 سالہ صاحب علی خان کو شدید چوٹیں اور جسمانی صدمے

ویب پورٹلز clarionindia.net اور sabrangindia.in نے 12 جولائی کو تالکٹورا اسٹیڈیم، نئی دہلی میں AHP-بین الاقوامی ہندو پریشد کے زیر اہتمام، پروین توگڑیا کی قیادت میں منعقدہ ایک تقریب میں دائیں بازو کے رہنماؤں کی طرف سے نفرت انگیز تقریر وں کا خبریں شائع کیں۔ اس تقریب میں ہندوتوا لیڈروں نے بے شرمی کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف تشدد کی واضح اپیل جاری کی اور انہیں توہین آمیز انداز میں 'جہادی' قرار دیا۔ مقررین میں سے ایک، سمیکشا سنگھ کو یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ ''ہر جہادی اس وقت ہار جائے گا جب ایک کٹر (سخت گیر) ہندو مارے گا۔ کسی اور نے کہا، ''ان کا صرف ایک مقصد ہے جو کہ 'غزوہ ہند' ہے۔ ہمارا بھی ایک مقصد ہونا چاہیے جو کہ 'اکھنڈ ہندو بھارت' کا قیام ہے۔

ویب پورٹل journomirror.com نے 13 جولائی کو ایک ٹویٹ کی بنیاد پر بہار کے سیتامڑھی کے بتھنہ پولیس اسٹیشن سے متعلق ایک واقعہ کی اطلاع دی جہاں انتہا پسند ہندوؤں نے ایک مکتب اور مدرسے کو توڑ پھوڑ کا نشانہ بنایا اور مدرسے کے طلبہ اور مولانا پر جسمانی حملہ کیا۔ ٹویٹر ویڈیو کے مطابق شرپسندوں نے اسے منہدم کرنے کے بعد پورے مدرسے کو آگ لگا دی ۔ گو کہ مقامی پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا تاہم تاحال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

ویب پورٹل maktoobmedia.com نے 13 جولائی کو جسولہ، نئی دہلی سے موب لنچنگ کے ایک اور واقعے کی اطلاع دی۔ ایک 24 سالہ مسلم نوجوان توقیر احمد خان نے الزام لگایا کہ اسے قومی دارالحکومت میں دن دہاڑے زعفرانی شال پہنے ہوئے لوگوں نے مارا پیٹا۔ متاثرہ کے بیان کے مطابق، ''میں ایک ای رکشہ میں جسولا جا رہا تھا۔ جیسے ہی میں وہاں سے نکلا، تقریباً 3 بج رہے تھے، کچھ لوگ میری طرف لپکے اور اس سے پہلے کہ میں کچھ پوچھ پاتا اور مجھے مارنا شروع کر دیا۔ تحریری شکایت کے بعد بھی پولیس نے ایف آئی آر درج نہیں کی۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے 13 جولائی کو امریکہ میں واقع IAMC کی طرف سے مذکور ایک واقعہ کی اطلاع دی، جس کے مطابق، جھارکھنڈ کے جام تارا علاقے کے بجرنگ دل کے لوگوں نے ایک مسلمان شخص

کا سامنا کرنا پڑا۔ حملہ آوروں نے اسے توہین آمیز گالیاں بھی دیں، اور اسے ''کٹوا'' کہا، جس کا مقصد اس کی مذہبی شناخت کی توہین کرنا تھا۔ پولیس نے سات افراد کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 143، 323، 341، 307 اور 295 اے کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

ویب پورٹل thenewsminute.com نے 12 جولائی کو چنئی، تمل ناڈو سے حراستی موت کے ایک اور واقعے کی اطلاع دی۔ سریدھر نام کے ایک 25 سالہ دلت شخص کی چنئی میں ایم جی آر نگر پولیس پوچھ گچھ کے چند گھنٹے بعد ہی موت ہوگئی۔ گزشتہ دو سالوں میں، چنئی میں یہ تیسرا واقعہ ہے، جہاں پولیس کی پوچھ گچھ کے چند گھنٹے بعد کسی فرد کی موت ہوئی ہے۔ سریدھر کے اہل خانہ نے ان حالات پر سوالات اٹھائے ہیں جن کی وجہ سے اس کی موت ہوئی اور وہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔چنئی پولیس نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 174 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے اور تحقیق جاری ہے۔

ویب پورٹل siasat.com نے 12 جولائی کو سونکاچ سے مذہبی امتیاز اور اسلامو فوبیا کے ایک اور معاملے کی اطلاع دی، ایم پی کے سرو ہندو سماج نامی ایک ہندوتوا گروپ نے ایم جی مارکیٹ کے علاقے میں واقع ایک دکان کے خلاف ایک ریلی کا اہتمام کیا۔یہ دعوی کیا کہ یہ دکان مبینہ طور پر قبضہ شدہ زمین پر تعمیر کی گئی ہے ۔ تاہم، ان دعوؤں کی تردید کرتے ہوئے، سونکاچ میں ایک مسلم تنظیم کے ارکان نے کہا کہ زمین مناسب کاغذی کارروائی اور مقامی حکام کے ساتھ رجسٹریشن کے بعد ہی دکان کے لیے استعمال کی جارہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوتو طبقہ کے لوگ معمولی بہانے سے بھی ہندوستان میں کہیں بھی اقلیتوں کے خلاف کارروائی کا اہتمام کر سکتی ہے اور ایسا کرنے کے باوجود بھی وہ آزادگھومیں گے ۔

ویب پورٹلز hindutvawatch.org، cjp.org.in اور siasat.com نے 12 جولائی کو اطلاع دی کہ جھارکھنڈ کے دھنباد میں، ہندو جن جاگرتی اور ترون ہندونامی دو مقامی ہندو تنظیموں نے مشترکہ طور پر وقف بورڈ ایکٹ کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے ایک ریلی نکالی اور اسے ''لینڈ جہاد'' سے تعبیر کیا۔ تفصیلات کے مطابق، شرکاء نے وقف بورڈ ایکٹ کو منسوخ کرنے اور ملک میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔

کے ہاتھ رسی سے باندھے اور گائے کا گوشت لے جانے کے شبہ میں اس سے پوچھ گچھ کی۔ واقعہ کی ایک ویڈیو میں، مسلمان شخص کو بجرنگ دل کے غنڈوں کی طرف سے حملہ کرتے ہوئے اور علاقے میں اس کی شناخت اور موجودگی کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

ہندوستان ٹائمز نے 15 جولائی کو بنگلورو، کرناٹک سے اسلامو فوبیا کا ایک واقعہ کا تذکرہ کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں ایک نامعلوم خاتون کو بس کنڈکٹر سے پوچھتے ہوئے سنا گیا کہ کیا اس کے سر کی ٹوپی اس کی سرکاری وردی کا حصہ ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ وہ اسے کئی سالوں سے پہن رہا ہے اور کوئی بھی اسے پہننا چاہے تو پہن سکتا ہے۔ اس نے مزید کہا، ”آپ اپنے گھر میں آرام سے اپنے مذہب کی پیروی کر سکتے ہیں، لیکن کیا یہ ٹوپی آپ کی وردی کا حصہ ہے؟ اگر یہ نہیں ہے تو اسے نہیں پہننا چاہیے،“ عورت نے کہا اور کنڈکٹر کو ٹوپی اتارنے پر مجبور کیا۔

ویب پورٹلز *bbc.com* اور thewire.in نے لکھا ہے کہ آسام کے وزیر اعلیٰ، ہمنتا بسوا سرما نے ایک بار پھر مسلم مخالف تبصرے کیے ہیں، وہ ریاست میں سبزیوں کی بڑھتی ہوئی قیمت کے لیے میاں مسلم سبزی فروشوں کو ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب سبزیوں کی قیمتیں بڑھانے والے کون لوگ ہیں؟ یہ میاں سبزی فروش ہیں جو سبزیاں زیادہ نرخوں پر فروخت کر رہے ہیں۔ انہیں یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا، ”ہم سب نے دیکھا ہے کہ عید کے دن گوہاٹی شہر میں بسوں کی آمدورفت کیسے کم ہو جاتی ہے، کم ہجوم نظر آتا ہے۔ کیونکہ زیادہ تر بس اور کیب ڈرائیور میاں برادری والے چلاتے ہیں۔

ویب پورٹل thewire.in نے 15 جولائی کو مہاراشٹر کے جلگاؤں کے ایرنڈول میں مقامی انتظامیہ کی طرف سے 800 سال پرانی جمعہ مسجد میں نماز ادا کرنے سے مسلمانوں کو روک دیا۔ یہ مسجد وقف بورڈ کے تحت رجسٹرڈ جائیداد ہے۔ لیکن دائیں بازو کی ہندو تنظیم کی طرف سے دائر شکایت کی سماعت کے دوران ضلع کلکٹر کی جانب سے عبوری روک لگادی گئی ۔ کلکٹر نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 144 کے تحت حکم نامہ جاری کرتے ہوئے فوری طور پر احاطے میں نماز پر پابندی لگا دی۔ حکم نامے میں کلکٹر نے علاقے میں پولیس کی تعیناتی کی بھی ہدایت دی۔ مزید برآں کلکٹر نے تحصیلدار سے کہا کہ وہ مسجد کا چارج سنبھالیں جسے انہوں نے ”متنازعہ“ جائیداد قرار دیا۔

ٹویٹر پر 15 جولائی کو پشپیندر کلشریشٹا کے ذریعہ دی جانے والی نفرت انگیز تقریر کی ایک اور ویڈیو ٹویٹر پر شیئر کی گئی۔ ویڈیو میں، اسے ہندوؤں کے درمیان نفرت پھیلاتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ بی آر امبیڈکر نے مسلمانوں کے بارے میں ایک مختلف تناظر میں کہا تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کو پاکستان بھیجا جائے، اگر مسلمان ہندوستان میں رہیں گے تو یہاں امن نہیں ہوگا۔ برقع مسلمانوں میں جنسی بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔ ایک مسلمان محب وطن نہیں ہو سکتا۔“

16 جولائی کو ٹویٹر پر ایک ویڈیو شیئر کی گئی، جس میں ایک مصنف آنند رنگناتھن کو ایک تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا جس نےوقف بورڈ کے بارے میں گمراہ کن دعوے پھیلانے کے علاوہ وقف بورڈ ایکٹ کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا۔

16 جولائی کو، ٹویٹر پر ایک ویڈیو شیئر کی گئی، جس میں ایک دائیں بازو کی خاتون رہنما کی طرف سے نفرت انگیز تقریر کی گئی۔ ویڈیو میں، وہ تمام ہندوؤں سے تلوار خریدنے کے لیے 1000 روپے خرچ کرنے اور اسے گھر میں رکھنے کی گزارش کرتی نظر آئی تاکہ کوئی ودھرمی مسلمانوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے۔

ویب پورٹل etvbharat.com نے 16 جولائی کو یوپی کے مظفر نگر سے ریاستی سرپرستی میں امتیازی سلوک کے ایک واقعے کا ذکر کیا ہے ، جہاں ایک مسجد کے امام اور 25 دیگر کے خلاف یوپی میں سڑک پر نماز پڑھنے کی وجہ سے مقدمہ درج کیا گیا، رپورٹ کے مطابق ایڈیشنل ایس پی آیوش وکرم سنگھ نے کہا کہ آئی پی سی کی دفعہ 341 کے تحت رحمان مسجد کے امام مولانا نسیم کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ پولیس وائرل ویڈیو کی مدد سے دوسروں کی شناخت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ویب پورٹل *sabrangindia.in*نے شولا پور مہاراشٹر سے 17 جولائی کو ایک خبر شائع کی ہے کہ سکل ہندو سماج نے ایک ہندو جن آکروش مورچہ کا اہتمام کیا، جہاں بی جے پی ممبر اسمبلی نتیش رانے نے

مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے نفرت انگیز تقریر کی۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی اورنگ زیب کی تعریف کرنے کی ہمت کرے تو ہم اس کے لیے قبرستان میں جگہ بک کر دیں گے۔

ویب پورٹل sabrangindia.in نے 17 جولائی کو دہلی میں منعقدہ ایک تقریب میں دائیں بازو کے رہنماؤں کی طرف سے دی گئی ایک اور نفرت انگیز تقریر کی اطلاع دی۔ نئی دہلی میں مقررین نے اشتعال انگیز تقاریر کیں، بظاہر اقلیتوں کے خلاف تشدد کا مطالبہ کیا۔ مقررین میں سے ایک نے گجرات کے ماضی کے واقعات کو دوسری جگہوں پر دہرانے کی دھمکی۔

انڈین ایکسپریس نے18 جولائی کو جھارکھنڈ کے ہزاری باغ علاقے کے ایک مسلم نوجوان کی حراست میں موت کا ایک اور چونکا دینے والا واقعہ پیش کیا ۔ انڈین ایکسپریس کے مطابق 25 سالہ مسلمان شخص منظر خان کو پولیس نے چوری کے الزام میں گرفتار کیا اور رات بھر لاک اپ میں رکھا۔ پولیس نے کہا کہ اس نے خود کو رسی سے گلا گھونٹ لیا۔ تاہم، متوفی کے اہل خانہ نے اس الزام سے انکار کیا اور دعویٰ کیا کہ یہ حراستی موت کا معاملہ ہے۔ شکایت پرپولیس اسٹیشن میں تعینات ایک سب انسپکٹر کو تنازعہ کے بعد معطل کردیا گیا اور ہزاری باغ پولیس نے عدالتی تحقیقات کے لیے ڈپٹی کمشنر کو خط لکھا۔ ریاست کے کرائم انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ سی آئی ڈی کو تحقیقات کی ذمہ داری سونپی گئی۔

انڈیاٹوڈے18 جولائی کو گجرات کے پٹن شہر سے پولیس کے مظالم کا ایک واقعہ لکھا ہے، جہاں سوشل میڈیا پوسٹ پر فرقہ وارانہ تصادم ہوا، جس میں آٹھ افراد زخمی ہوئے۔ اگرچہ پولس نے سوشل میڈیا پوسٹ کے مواد کا خلاصہ نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے 16 جولائی کی رات بالیسانہ ٹاؤن میں تصادم ہوا تھا، ذرائع نے بتایا کہ یہ بالی ووڈ فلم 'دی کیرالہ اسٹوری' کے بارے میں ہے۔ پولیس کچھ گرفتار ملزمان کو بالیسانہ کے مسجد چوک علاقے میں لے گئی اور ان کی پریڈ کروائی جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ پولیس کی اس مشق کی ویڈیو کو ''کرائم سین کی تشکیل نو'' کا نام دیا گیا تھا۔

ٹائمز آف انڈیا نے19 جولائی کو ہریانہ کے فرید آباد کے ایک بین المذاہب جوڑے کے ساتھ بدسلوکی کا ایک اور واقعہ لکھا ہے۔ اخبار کی رپورٹ کے مطابق بجرنگ دل کے اراکین، فرید آباد کے ایک ہوٹل میں گھس گئے اور مسلم نوجوانوں کے ذریعہ جمع کرائے گئے جعلی شناختی کارڈ پر ایک بین المذاہب جوڑے سے ہاتھا پائی کی۔ مسلمان شخص کو بعد میں پولیس کے حوالے کر دیا گیا اور اس پر آئی پی سی کی دفعہ 463 اور 464 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ یہ واضح طور پر شہریوں کی رازداری کی خلاف ورزی ہے۔

ویب پورٹل sabrangindia.in نے 20 جولائی کو دھیریندر شاستری کے زیر اہتمام ایک پروگرام میں گریٹر نوئیڈا سے سدرشن نیوز کے سریش چوہان کی طرف سے دی گئی متنازعہ نفرت انگیز تقریر کا خلاصہ کیا ہے۔ چوہانکے نے بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے مذہبی معاملات پر بات کی، خاص طور پر مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو نشانہ بنایا۔ متھرا کی مورتیوں کو آگرہ کی مسجد میں لانے کی مہاراج جی کی قرارداد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں دو اور مندروں کو آزاد کرنا ہے- متھرا اور کاشی۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کا 300,000 مندروں کو آزاد کرانے کا مقصد تھا''۔

ویب پورٹل scroll.in نے 20 جولائی کو ایم پی کے اجین سے ایک واقعہ رپورٹ کیا جہاں ہندو مذہبی جلوس میں مبینہ طور پر پانی تھوکنے کے الزام میں تین مسلمانوں کے گھروں کو منہدم کردیا گیا۔ پی ٹی آئی کے مطابق پولیس نے تین افراد کے خلاف فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے کے الزام میں ایک مقدمہ درج کیا جب ان کی ایک ہندو مذہبی جلوس میں پانی تھوکنے کی مبینہ ویڈیو سوشل میڈیا پر منظر عام پر آئی۔ جب گھروں کو منہدم کیا جا رہا تھا تو حکام نے ڈھول بجانے والوں کو بھی بلایا۔ ملزمان میں سے دو نابالغ تھے جنہیں جوینائل ہوم بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ تیسرے ملزم کو عدالتی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ یہ اقلیتوں کے خلاف ریاستی سرپرستی میں امتیازی سلوک کی ایک واضح مثال ہے، جہاں معمولی سے بہانے سے گھروں کو بلڈوز کیا جا رہا ہے۔

ٹی وی چینل آج تک نے 20 جولائی کو گوسائی گنج، لکھنؤ، یوپی سے ہندو یوا منچ کے زیر اہتمام ایک پروگرام کی خبر نشر کی جس میں بتایا گیا کہ 8 مسلم لڑکیوں نے مبینہ طور پر ہندو مذہب اختیار کیا اور ہندو مردوں سے شادی کی، منتظمین اور دلہن دونوں نے انہیں گھر واپسی ایونٹ قرار دیا۔

20 جولائی کو، zeenewsindia.com نے یوپی میں ایودھیا کے فیض آباد سے مذہبی مقامات پر حملے کے ایک اور معاملے کی خبر نشر کی، فیض آباد میں واقع کھجور مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کو مسجد کے میناروں کے انہدام سے متعلق نوٹس بھیجا گیا، کیونکہ وہ مجوزہ رام پتھ میں رکاوٹ ڈال رہے تھے۔ یہ الزام لگایا گیا کہ یوپی حکومت نے غیر قانونی طور پر میناروں کو گرانے کی کوشش کی، حالانکہ ابھی تک عملی طور پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔

ویب پورٹل theprint.in نے 20 جولائی کو خبر شائع کی ہے کہ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو پوسٹ کی گئی ہے ہے جس میں ایک پولیس انسپکٹر کو ایک 75 سالہ مسلمان شخص پر جسمانی حملہ کرتے ہوئے اور یوپی کے سہارنپور شہر میں اس سے اپنی دکان خالی کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ دی پرنٹ کی رپورٹ کے مطابق، ویڈیو میں سب انسپکٹر جتیندر شرما، قطب شیر پولیس اسٹیشن میں تعینات مزید تین کانسٹیبلوں کو دکاندار شمشاد علی کے ساتھ بدتمیزی کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔بزرگ شخص نے قطب شیر تھانے میں شکایت بھی کی ہے کہ وہ 1975 سے اس دکان کا مالک ہے جس کا کرایہ وہ میونسپل کارپوریشن کو لگاتار ادا کر رہا ہے۔ اس نے الزام لگایا کہ ایک خاتون ان کی دکان پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس میں پولیس اہلکار بھی ملوث ہے۔اتر پردیش پولیس نے معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے 21 جولائی کو خبر شائع کی ہے کہ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے اراکین نجف گڑھ، نئی دہلی میں طلبہ کے درمیان مسلم مخالف جذبات کو ہوا دینے والے ”لو جہاد“ کے سازشی نظریہ سے متعلق فلائر تقسیم کر رہے ہیں۔

21 جولائی کو ٹویٹر پر ایک ویڈیو منظر عام پر آئی جس میں ایک مذہبی طور پر جنونی مسافر کو حلال سرٹیفیکیشن کے حوالے سے ہنگامہ کھڑا کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ ”یہ میرا تہوار ہے اور آپ کو ہندوؤں کو حلال سرٹیفائیڈ کھانا پیش نہیں کرنا چاہیے، اس سے ہمارے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے“۔

ویب پورٹل clarionindia.net نے 21 جولائی کو مہاراشٹر کے کوپرگاؤں سے نفرت انگیز تقریر کا ایک اور واقعہ شائع کیا ہے ۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کی گئی، جس میں نفرت کے عادی سریش چوہانکے نے ہندو ہنکار سبھا سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف انتہائی نفرت انگیز تقریر کی۔ وہ مسلم تاجروں اور کاروباروں پر ایک بار پھر ”تھوک جہاد“ کا الزام لگارہا ہے۔ چوہانکے نے اپنی تقریر میں کئی مقامات پر اسلام کا مذاق اڑایا اور مہاراشٹر حکومت کو خبردار کیا کہ اگر مساجد میں نماز کے لیے استعمال ہونے والے لاؤڈ اسپیکر پر پابندی نہیں لگائی گئی تو ہندو 'ہر ہر مہادیو' کا مذہبی نعرہ بلند کرنے کے لیے اسٹریٹجک مقامات پر اپنے لاؤڈ اسپیکر لگائیں گے۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے 21 جولائی کو ایم پی کے باندہ سے جسمانی حملے کے ایک اور معاملے کی خبر شائع کی ہے ، جہاں ایک دائیں بازو کے ہجوم نے تمام ضروری دستاویزات اور اجازت کے باوجود، مویشی لے جانے کے لیے ایک ٹرک ڈرائیور پر وحشیانہ حملہ کیا۔ یہ واقعہ پولیس کی موجودگی میں ہوا، لیکن ہجوم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

ٹائمز آف انڈیااور ویب پورٹل hindutvawatch.org نے 21 جولائی کو بھیلواڑہ، راجستھان سے متعلق ایک خبر شائع کی ہے کہ کرناٹک میں ایک جین راہب کے قتل کے خلاف ساکل جین سماج کی طرف سے بھیلواڑہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں مسلم کمیونٹی کے خلاف نفرت انگیز تقاریر کی گئیں۔ مقررین میں سے ایک نے مسلمانوں کو تشدد اور سنگین نتائج کا سامنا کرنے کی دھمکیاں دی۔

ویب پورٹل journomirror.com نے نوگاؤں ضلع، آسام سے متعلق ایک خبر شائع کی ہے کہ 21 جولائی کو جہاں آسام پولیس نے غریب مسلم سیلاب متاثرین پر گولی چلائی جس کے نتیجے میں ایک مسلم رحیمہ خاتون اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی اور تین دیگر افراد بیدخل مکینوں اور محکمہ جنگلات کے اہلکاروں کے درمیان تصادم کے دوران زخمی ہوگئے۔ رپورٹ کے مطابق یہ تصادم اس وقت ہوا جب سیلاب کی وجہ سے بے گھر ہونے والے مکین اپنی عارضی بستی میں واپس چلے گئے۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے یوپی کے آگرہ سے نفرت انگیز تقریر کے ایک اور معاملے کی اطلاع دی ہے جہاں راشٹریہ ہندو پریشد کے رہنما، گووند پراشر نے ہندوستان میں مسلم کمیونٹی کے خلاف نفرت انگیز تقریر کی۔

ٹی وی چینل *ETvbharat* نے 21 جولائی کو ایک ویڈیو کے بارے میں اطلاع دی جو سوشل میڈیا پر منظر عام پر وائرل ہوئی ہے، جس میں کچھ بنیاد پرست ہندو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خراب کرنے کے ارادے سے جھارکھنڈ کے چترا میں مسلم اکثریتی علاقے سے گزرتے وقت فرقہ وارانہ نعرے لگارہے ہیں۔ ہندو مذہب کے یہ خود ساختہ نجات دہندگان کو دھمکی بھرے انداز میں ''جئے شری رام'' کے نعرے لگاتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 22 جولائی کو اتراکھنڈ کے الموڑہ ضلع سے متعلق ایک ویڈیوشیئر کی ہے جس میں دیکھا یا گیا ہے کہ دائیں بازو کے گروپوں نے ایک ریلی نکالی، اس میں مسلم مخالف لیڈروں نے مقامی مسلمانوں کو دھمکی دی کہ اگر وہ اپنے مکانات علاقے سے باہر کے مسلمانوں کو کرایہ پر دیں گے تو انہیں بے دخل کر دیا جائے گا۔

*ٹائمز آف انڈیا، ہندوستان ٹائمز*سمیت 22 جولائی کو شائع ہو نے سبھی انگریزی، ہندی اور اردو اخبارات نے 21 جولائی کو قومی دارالحکومت نئی دہلی میں پرانی بنگالی مارکیٹ مسجد اور بابر شاہ تکیہ مسجد کے ایک حصے کو مسمار کرنے کے نوٹس سے متعلق رپورٹ شائع کی تھی، جو نوٹس بظاہر شمالی ریلوے انتظامیہ نے جاری کیا تھا۔۔ ریلوے حکام نے متنبہ کیا تھا، ''مقررہ وقت کے اندر تجاوزات کو نہ ہٹایا گیا تو وہ اپنی زمین پر دوبارہ دعویٰ کرنے کے لیے ضروری کارروائی کریں گے۔'' مسجد انتظامیہ کا موقف ہے کہ کسی بھی ڈھانچے کو غیر قانونی طور پر کھڑا نہیں کیا گیا تھا اور یہ صبح کے اوقات میں یکطرفہ کارروائی کرتے ہوئے نوٹس لگایا گیا،جب مسجدوں میں کوئی بھی عقیدت مند موجود نہیں تھا۔

ہندی روزنامہ *نئی دنیا* نے ودیشا، ایم پی سے متعلق ایک خبر شائع کی کہ کچھ مسلم نوجوان ایک بنیاد پرست ہندوتوا کارکن کے خلاف شکایت کرنے پولس اسٹیشن گئے جس نے سوشل میڈیا پر اللہ کے خلاف توہین آمیز تبصرہ کیا تھا۔

پولیس نے مجرم کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے مسلمانوں کو زدوکوب کیا۔ یہ مسلمان سرونج شہر، ودیشا کے برجیش یادو کے خلاف احتجاج کر رہے تھے اور برجیش کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے اور اسے فوری گرفتار کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 23 جولائی کو اپنے ٹویٹر ہینڈل پر ایک اور ویڈیو شیئر کی جس میں، تشدد پسند، بنیاد پرست ہندو نوجوانوں کا ایک گروپ کوٹ دوار، ہلدوانی، اتراکھنڈ میں ایک مسلمان لڑکے کو بین المذاہب تعلقات رکھنے پر بے دردی سے ماررہے ہیں۔

23 جولائی کو ٹویٹر پر ایک ویڈیو شیئر کی گئی جس میں ایک انتہا پسند ہندو شخص کو درگاہ کی بے حرمتی کرتے اور ایم پی کے کھنڈوا کے سمرول میں ایک مسلم خاتون کے ساتھ بدتمیزی کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

انڈین ایکسپریس نے 23جولائی کو ذات پات کے امتیاز کی ایک خبر شائع کی ہے، جس کے مطابق مدھیہ پردیش کے چھتر پور ضلع کے بیکورا گاؤں میں ایک دلت شخص نے الزام لگایا ہے کہ دوسری ذات کے ایک شخص نے اس کے چہرے پر انسانی پاخانہ مسل دیا۔ اہیروار نے بتایا کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہ ایم پی کے بیکورا گاؤں میں نالے کی تعمیر میں مصروف تھے۔ ملزم رام کرپال پٹیل کو دشرتھ اہیروار کی شکایت کے بعد حراست میں لیا گیا ہے، ایک پولیس اہلکار نے کہا، آئی پی سی کی دفعہ 294 (عوام میں فحش حرکات یا الفاظ) اور 506 (مجرمانہ دھمکی) اور درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے ۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 23 جولائی کو مظفر نگر، یوپی سے مسلم کمیونٹی کے خلاف اسلامو فوبیا اور نفرت کا ایک واقعہ شائع کیا ہے، جہاں ایک ہندو پجاری یشویر مہاراج بھوک ہڑتال پر بیٹھا ہے تاکہ مقامی حکام پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ مسلمان ریستوران کے مالکان کو اپنا نام سائن بورڈپر لکھنے کا حکم دیں تا کہ عام لوگ ان کو پہچان سکیں ۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 24 جولائی کو بنگانہ، اونا، ہماچل پردیش سے متعلق ویڈیو شیئر کی ، جس میں وی ایچ پی اور

بجرنگ دل کے ارکان ایک مسلمان کی ریسٹورنٹ کی ہورڈنگ اور بیز ہلا ہٹارہے ہیں۔ وہاں ان کے ریسٹورنٹ کو زبردستی بند کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا کیونکہ وہاں حلال گوشت پیش کیا جا رہا تھا، انھوں نے مالک کو مزید دھمکی دی کہ اگر آپ نے واضح طور پر یہ نہیں لکھا کہ آپ حلال گوشت پیش کرتے ہیں تو ہمارے لوگ ایک بار پھر ہورڈنگز ہٹا دیں گے اور آپ کے خاف کارروائی کی جائے گی۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 24 جولائی کو عثمان آباد، مہاراشٹر سے نفرت انگیز تقریر کا ایک کیس رپورٹ کیا۔ ہندو راشٹرا سینا کے صدر دھننجے دیسائی نے ہندو جنکروش سبھا میں مسلم مخالف نفرت انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کو چین کے ایغور مسلمانوں کی نسل کشی سے سبق سیکھنا چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ دیسائی 2014 کے محسن شیخ لنچنگ کیس میں ملزم تھا۔

24 جولائی کو ٹوئٹر پر ایک اور اسلامو فوبک ویڈیو شیئر کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ وہ مسلمان لڑکیوں سے ہوشیار رہیں جو ہندو لڑکیوں کے ذہنوں کو خراب کر رہی ہیں۔ ویڈیو کے کیپشن میں لکھا ہے: تمہاری بیٹیوں کو عبدل سے زیادہ خطرہ فاطمہ اور عائشہ سے ہے ۔

دی ہندو اخبار نے24 جولائی کو دہلی کے شمال مغربی علاقہ سبھاش نگر پولیس اسٹیشن سے پولیس کے مظالم پر ایک ایک خبر شائع کی ۔ ایک 36 سالہ شخص شیخ صداقت کو 21 جولائی کو آرمس ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت گرفتار کیا گیا تھا، بعد میں اس کی پولیس حراست میں موت ہو گئی۔ پولیس کے مطابق صداقت کی طبیعت بگڑ گئی جس کے بعد انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا جہاں انہیں مردہ قراردے دیا گیا۔ تاہم متوفی کے اہل خانہ نے پولیس پر لاک اپ میں تشدد کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اس سے ملنے نہیں دیا گیا۔ انہوں نے اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا۔"   ڈپٹی کمشنر آف پولیس نارتھ ویسٹ جتیندر مینا نے کہا کہ اس معاملے میں ایک مجسٹریٹ کے ذریعہ انکوائری کی جارہی ہے۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 25 جولائی کو سونی پت، ہریانہ میں ایک پروگرام میں ایک اور نفرت انگیز تقریر کی اطلاع دی۔ ٹویٹر پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں، دائیں بازو کے رہنما، بشمول ایک نابالغ لڑکی، نے راشٹریہ بجرنگ دل کی تقریب میں گاندھی کے نظریات کو چھوڑنے اور تشدد کا سہارا لینے کے لیے فرقہ وارانہ تقریریں کیں۔

ویب پورٹل persecution.org نے 25 جولائی کو رائے بریلی، یوپی سے فرقہ وارانہ حملے کی ایک خبر شائع کی کہ بنیاد پرست ہندو قوم پرستوں کی ایک ہجوم نے ایک عیسائی پادری اور اس کے خاندان پر پرتشدد حملہ کیا۔ پادری کی بیوی کو دھکا دیا گیا ، اس کے سر ڈنڈے سے مارا گیا ، جس سے وہ بے ہوش ہوگئی ۔ یہ خاتون اور دیگر افراد جو زخمی ہوہے تھے ،ان کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ایک مقامی شخص نے بتایا کہ پادری اور اس کا خاندان اتوار کی صبح عبادت شروع کرنے کے لیے تیار ہو رہے تھے جب تقریباً 30 بنیاد پرست ہندو قوم پرستوں کا ایک ہجوم چاقو اور بانس کی لاٹھیوں کے ساتھ گھر کے چرچ میں گھس گیا۔

ویب پورٹل *thequint.in* نے 27 جولائی کو ہریانہ کے فرید آباد میں رو نما حراستی موت کے ایک اور واقعے کی خبر نشر کی، جس کے مطابق سائبر کرائم کیس کے سلسلے میں پولیس نے 30 سالہ شیکول خان کو گرفتار کیا۔ مبینہ طور پر پولیس لاک اپ میں اس کی پٹائی کی گئی۔ الور کے ٹکری گاؤں کا رہنے والا شیکول 20 جولائی سے فرید آباد پولیس کی تحویل میں تھا۔ شیکول کے بھائی نے دعویٰ کیا کہ ان کا بھائی بے قصور ہے۔ "وہ ایک فلیٹ میں رہتا تھا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لیے مسابقتی امتحانات کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ جو کوئی مسابقتی امتحان کی تیاری کر رہا ہے وہ سائبر کرائم کیوں کرے گا؟"

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 27 جولائی کو نجف گڑھ، دہلی سے مسلمانوں کے معاشی بائیکاٹ کے ایک معاملے کی خبر شائع کی۔ ویڈیو میں بجرنگ دل کے پرتشدد ارکان کو غیر قانونی طور پر گوشت کی دکان بند کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ وہ گوشت کی اشیاء سڑک کے کنارے پھینک کر دکانداروں کو بھی ڈرا رہے ہیں۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 27 جولائی کو نور پور ہماچل پردیش سے ایک اور نفرت انگیز واقعہ کی خبر نشر کی جہاں بجرنگ دل

کے قومی کنوینر نیرج ڈونیریا نے پرشکشن ورگ ٹریننگ کیمپ میں مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے فرقہ وارانہ تقریر کی۔ تربیت حاصل کرنے والوں سے خطاب کرتے ہوئے، انہیں 'اسلامی جہاد' کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا گیا اور مسلم کمیونٹی کو شیطانی عناصر کہا گیا۔

دیوبند ٹائمز نے 27 جولائی کو سہارنپور، یوپی سے تعلق رکھنے والے ایک مسلم خاندان پر مقامی غنڈوں کی طرف سے جسمانی حملے کی رپورٹ کی خبر نشر کی، ایک انتہا پسند ہجوم نے ایک جنگل میں ایک گجر مسلمان شخص اور اس کی نوعمر بیٹی پر حملہ کیا۔ باپ کو اس وقت زدوکوب کیا گیا جب وہ اپنی بیٹی کو چھیڑ چھاڑ سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ دیوبند پولیس کا کہنا ہے کہ وہ معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

ہندوستان ٹائمز 27 جولائی کو آسام کے موریگاؤں ضلع کے آہوتیم گاؤں سے موب لنچنگ کے واقعے کی اطلاع ملی۔ 25 جولائی کو، بورباری آہوتیم گاؤں کے صدام حسین کو وسطی آسام کے موریگاؤں ضلع کے آہوتگوری گاؤں کے ہندو باشندوں کے ایک ہجوم نے پیٹ پیٹ کر مار ڈالا۔ صدام پانچ مسلم نوجوانوں کے ساتھ اپنے گھروں سے تقریباً 7 کلومیٹر دور نارماری گاؤں سے واپس آ رہے تھے جب ان پر ہندو ہجوم نے حملہ کر دیا۔ حسین، معراج الحق، انوارالحق، بلال حسین، شمش الحق اور ابوالحسین کے ہمراہ مقامی کبڈی لیگ کا فائنل میچ دیکھنے کے بعد موٹر سائیکلوں پر جا رہے تھے، راستے میں انہیں روکا گیا اور گائے چوری کرنے کا الزام لگایا گیا، ان پر حملہ ہوا، ماب لنچنگ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ پولیس نے پانچ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

28 جولائی کو ٹویٹر نے بہار کے ایک نامعلوم مقام کی ایک ویڈیو شیئر کیا، جس میں ایک متوفی مسلمان شخص کا خاندان میڈیا والوں سے بات چیت کرتے ہوئے نظر آ رہا ہے۔ خاندان والوں کا کہنا تھا کہ محمد گولو کو بہار پولیس نے چوری کے الزام میں گرفتار کیا تھا اور وہ پولس تشدد کی وجہ سے حراستی قتل کا شکار ہوا ہے۔

ویب پورٹل theobserverpost.com نے 28 جولائی کو ایک چونکا دینے والے واقعہ کی خبر شائع کی ہے، اتر پردیش کے رام نگر میں رہنے والی ایک 5 سالہ مسلم لڑکی کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر شخص نے مبینہ طور پر عصمت دری کی۔ بھیرم پور کے رنکو ورما نامی شخص نے لڑکی کو اغوا کرنے کے بعد گھناؤنا فعل کیا۔ جب لڑکی کے گھر والوں کو معلوم ہوا کہ وہ اپنے گھر سے لاپتہ ہے تو انہوں نے آس پاس کے علاقوں میں اس کی تلاش شروع کردی۔ تلاش کے دوران رنکو کے 12 سالہ بیٹے شیوم نے انہیں مطلع کیا کہ اس کے والد اغوا کے ذمہ دار ہیں، جس سے یہ واقعہ عوام کے علم میں آگیا۔ ملزم کے خلاف پولیس مقدمہ درج کیا گیا ہے

ٹی وی چینل *TV9* بھارت ورش نے 28 جولائی کو خبر نشر کی کہ ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مسلم نوجوانوں کے ایک گروپ کو مبینہ 'بھگوا لو' کے خلاف مسجد کی دیوار پر پوسٹر لگانے پر گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ الزام لگایا گیا کہ ایم پی کے مختلف حصوں کی بہت سی مسلم لڑکیوں کو ہندوتوا مردوں نے 'بھگوا لو' کے جال میں پھنسایا۔ مبینہ طور پر پولس نے مسلم نوجوانوں کو مسلمان لڑکیوں کو بھگوا لو کے جال کے خلاف وارننگ دینے سے متعلق پوسٹر لگانے کے الزام میں گرفتار کیا، حالانکہ ابھی تک ہم نے ان لوگوں کو گرفتار کرنے کے لیے پولیس کی طرف سے کوئی سرگرمی نہیں دیکھی ہے جو 'لو جہاد' پھیلا رہے ہیں۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 29 جولائی کو ایک خبر شائع کی کہ بلند شہر، یوپی میں بجرنگ دل کے ایک رکن نے ذات پات کی توہین کی اور ایک دلت نوجوان پر بغیر کسی اشتعال کے جسمانی حملہ کیا

آسام برنس سٹینڈرڈ نے 30جولائی کو آسام کے سی ایم ہمنتا بسوا سرما کی طرف سے دی گئی ایک اور نفرت انگیز تقریر کی خبر شائع کی۔ انہوں نے میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ''ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ کیا لڑکیوں کو زبردستی دوسرے مذہب میں داخل کرکے شادیاں کرائی جا رہی ہیں... ہمیں ایسی شادیوں کی تحقیق کرنی ہوگی۔'' انہوں نے کہا۔ مسلم عالم) ہندو مسلم شادی کو رجسٹر نہیں کر سکتا۔) اسی طرح ایک ہندو پجاری بھی قانونی طور پر ایسا نہیں کر سکتا... اگر مختلف مذاہب کے لڑکے اور لڑکیاں شادی کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت اور مذہب تبدیل کیے بغیر کرنا چاہیے۔

ہندوستان ٹائمز نے 30 جولائی کو اجین کے گولا منڈی علاقے سے ایک سنسنی خیز معاملے کی خبر شائع کی، جہاں ایک خاتون ڈاکٹر زرین کے ساتھ مردوں اور ایک عورت کے ایک گروپ نے مبینہ طور پر چھیڑ چھاڑ کی اور مار پیٹ کی۔ مبینہ طور پر ایم پی میں پیش آنے والے اس واقعہ میں چار مرد اور ایک عورت شامل تھے جنھوں نے ایک فزیو تھراپسٹ پر حملہ کیا۔ پولس سپرنٹنڈنٹ سچن شرما نے لوگوں کو یقین دلایا کہ قصورواروں کو کٹہرے میں لایا جائے گا اور اس سے متعلق ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 30 جولائی کو ہندو مہاسبھا کے ایک پروگرام کے بارے میں خبر شائع کی جو نئی قومی دارالحکومت نئی دہلی میں منعقد ہوا ، اس پروگرام میں انتہائی دائیں بازو کے رہنما اور وکیل اے پی سنگھ نے منی پور کی عیسائی برادری کے خلاف نفرت انگیز تقریر کی۔

31 جولائی کو ایک ٹویٹر ہینڈل نے ایک واقعے کے بارے میں اطلاع دی، جو 22 جولائی کو بناس کانٹھا، گجرات میں پیش آیا، جس میں بناس کانٹھا میں گئو رکشک کا ظلم و ستم دیکھا گیا ۔ ویڈیو کے مطابق عبید خان نامی ایک مسلمان شخص کواغوا کیا گیا، جنگل میں لے جایا گیا، اور وحشیانہ طریقے سے مارا پیٹا گیا اور ’جے شری رام‘ کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا گیا۔ یہ واقعہ اس حقیقتکو ظاہر کرتا ہے نہاد گاؤ رکھشکوں نے امن و امان کو اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے اور وہ گائے چور ہونے یا گائے کے گوشت کی تجارت کے شبہ میں کسی کو بھی نشانہ بنا سکتے ہیں۔

ٹویٹر نے 30 جولائی کو ہاپوڑ، یوپی کے بارے میں ایک اور ویڈیو شیئر کیا۔جہاں کچھ مدرسے کے طلبہ بازار سے مچھلی خرید کر واپس آ رہے تھے، ان پر ایک ہندوتوا کارکن نے الزام لگایا کہ یہ لڑکے یہ مچھلی ایک مندر میں پھینکنے لے جارہے تھے اور اس الزام پراس نے نوجوان طلباء پر وحشیانہ حملہ کیا، یہ ایک بار پھر ظاہر کرتا ہے کہ کوئی بھی ہندو مذہب کا نجات دہندہ ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے اور اقلیت کے لوگوں پر حملہ کر سکتا ہے۔ تاہم اس معاملے میں پولیس نے ملزم نوجوان للت کمار کو گرفتار کر لیا ہے۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 31 جولائی کو پھولبری، اورنگ آباد، مہاراشٹر سے متعلق ایک خبر شائع کی کہ یہاں ساکل ہندو سماج نے اکروش مورچہ کے نام سے ایک تقریب منعقد کی، جہاں دائیں بازو کے رہنماؤں نے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر کی۔ مقررین میں سے اکولا کے سوامی وشودھانند نے مسلمانوں کے معاشی بائیکاٹ کی حمایت کی اور مسلمانوں کے خلاف غیر مصدقہ سازشی نظریات کو آگے بڑھایا۔

ویب پورٹل pratidin.com اور *hindutvawatch.org* نے 31 پرجولائی کو ایک ویڈیو شیئر کی جس میں راشٹریہ بجرنگ دل کے تربیت کار آسام میں ”لو جہاد“ سے لڑنے کے لیے 350 ہندو نوجوانوں کو آتشیں اسلحہ کی تربیت دے رہے ہیں۔ پولس نے اس پورے معاملے کی تحقیق کی اورآسام کے منگلدوئی میں راشٹریہ بجرنگ دل کے ارکان کو گرفتار کیا۔اس واقعہ میں ملوث دائیں بازو کی تنظیم کے ایک رکن کو نون متی سے حراست میں لیا گیا۔ IAMC نے 30 جولائی کو آسام کے منگلدوئی سے ایک ویڈیو شیئر کیا جس میں بجرنگ دل کے کارکنوں کو آسام کی گلیوں میں ریلی نکالتے ہوئے اور ’بھارت ماتا کی جے‘ اور ’جے شری رام‘ کے نعرے لگاتے ہوئے دکھایا گیا ہے، وہ بھی فوج کی لباس پہنے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں۔ حالاں کہ یہ بھارت کے قانون کے مطابق ممنوع ہے۔

ویب پورٹل *hindutvawatch.org* نے 31 جولائی کو ایک اور نفرت انگیز تقریر کی خبر شائع جو سیلوڈ، اورنگ آباد، مہاراشٹر میں ایک پروگرام میں دی گئی۔ ٹویٹر پر شیئر کی گئی اس ویڈیو میں ہندو راشٹرا سینا کے صدر دھننجے دیسائی نے مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے نفرت انگیز تقریر کی اور انہیں غیر ملکی قرار دیا۔

30 اور 31 جولائی کو مختلف انگریزی، ہندی اور اردو اخبارات نے قومی دارالحکومت نئی دہلی میں 29 جولائی کو محرم کے موقع پر ہونے والے فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات خبریں شائع کی۔اس کے علاوہ ٹوئٹر پر مختلف اشتعال انگیز ویڈیوز اور تقاریر بھی شیئر کی گئیں، ایسی ہی ایک ٹویٹ 30 جولائی کو ٹوئٹر پر شیئر کی گئی۔ جس میں ہندوتوا تنظیم سے منسلک کارکنوں نے محرم کے جلوس کے خلاف ایک جارحانہ ریلی نکالی جہاں نفرت سے بھرے نعرے جیسے ”دیش کے غداروں کو گولی مارو سالوں کو“ بلند ہوئے۔دہلی پولیس نے اتوار

کے روز کہا کہ اس نے محرم کے جلوسوں میں حصہ لینے والے ایک بے قابو ہجوم پر مغربی دہلی میں پولیس کے ساتھ جھڑپ اور پتھراؤ کے بعد تین مقدمات درج کیے ہیں۔نانگلوئی۔ جھڑپوں میں چھ پولیس اہلکاروں سمیت بارہ افراد زخمی ہوئے جبکہ سرکاری املاک کو نقصان پہنچا۔

پولیس نے ہفتے کے روز کہا، ''نانگلوئی علاقے میں 'تعزیہ' جلوس نکالے جا رہے تھے اور ان میں تقریباً 8 سے 10 ہزار لوگوں نے شرکت کی۔ مرکزی روہتک روڈ پر ایک یا دو منتظمین بے قابو ہو گئے اور 'تعزیہ داران' کے ساتھ کوآرڈینیشن میٹنگ میں باہمی طور پر طے شدہ راستے سے ہٹنے کی کوشش کی۔'' پہلی ایف آئی آر تعزیرات ہند کی دفعات اور نقصان کی روک تھام کے تحت درج کی گئی ۔ نانگلوئی کے ایس ایچ او پربھو دیال کی شکایت پر نانگلوئی پولیس اسٹیشن میں پبلک پراپرٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا، ڈپٹی کمشنر آف پولیس ہریندر سنگھ نے بتایا کہ یہ واقعہ سورج مل اسٹیڈیم میں پیش آیا۔

سنگھ نے کہا کہ دوسری ایف آئی آر نانگلوئی پولیس اسٹیشن میں لاء اینڈ آرڈر انسپکٹر نانگ رام کی طرف سے نانگلوئی چوک میں ایک واقعہ سے متعلق درج کرائی ۔ تیسری ایف آئی آر نانگلوئی میں میٹرو اسٹیشن کے قریب ایک رونما ہوئے ایک واقعہ سے متعلق ہیڈ کانسٹیبل مکیش کمار کی شکایت پر درج کی گئی۔ ہریندر سنگھ نے مزید کہا کہ تینوں مقدمات اتوار کو درج کیے گئے تھے۔ پہلی ایف آئی آر سے متعلق دیال نے کہا کہ ہفتے کے روز نانگلوئی میں کئی 'تعزیہ' جلوس طے کیے گئے تھے۔ روٹ اور دیگر مسائل کے حوالے سے منتظمین سے ملاقاتیں کی گئیں۔ بیرونی ضلع کے نانگلوئی پولیس اسٹیشن کے علاوہ روہنی ضلع کے پریم نگر اور امن وہار پولیس اسٹیشنوں کے ساتھ میٹنگیں کی گئیں۔یہ فیصلہ کیا گیا کہ جلوس میٹرو اسٹیشن کے راستے سورج مل اسٹیڈیم کی طرف بڑھیں گے، نانگلوئی ڈپو ریڈ لائٹ سے یو ٹرن لیں گے اور اپنی مقررہ جگہ پر واپس جائیں گے۔ ایف آئی آر میں کہا گیا کہ ہفتہ 29 جولائی 12 بجے سے مختلف علاقوں سے مختلف جلوس پہلے سے طے شدہ راستے پر آ رہے تھے۔شام 5 بجے کے قریب روہنی ضلع کے پریم نگر اور امن وہار علاقوں سے کچھ جلوس کراری گیٹ کو عبور کرتے ہوئے روہتک روڈ سے ہوتے ہوئے سورج مل اسٹیڈیم کے سامنے پہنچے۔ اس نے مزید کہا کہ سائٹ پر پہنچنے کے بعد، پہلے سے طے شدہ راستے پر چلنے کے بجائے، کچھ لوگوں نے اسٹیڈیم میں داخل ہونے کی کوشش کی اور دھکا دینا شروع کر دیا۔

اسٹیڈیم میں داخلے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے انہیں روکا گیا۔ نانگلوئی کے ایس ایچ او نے دیگر افسران اور عملے کے ساتھ مل کر انہیں منانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے لڑائی شروع کر دی۔ جلوس کے منتظمین رکشوں اور گاڑیوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو سٹیڈیم کے اندر جانے کے لیے اکسانے لگے۔ ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے پاس تلواریں، چاقو، لاٹھیاں اور لوہے کی سلاخیں تھیں۔

ہمارے انکار پر منتظمین اور ان کے حامیوں نے پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں چاقو تھا، اس نے سب انسپکٹر پروین پر

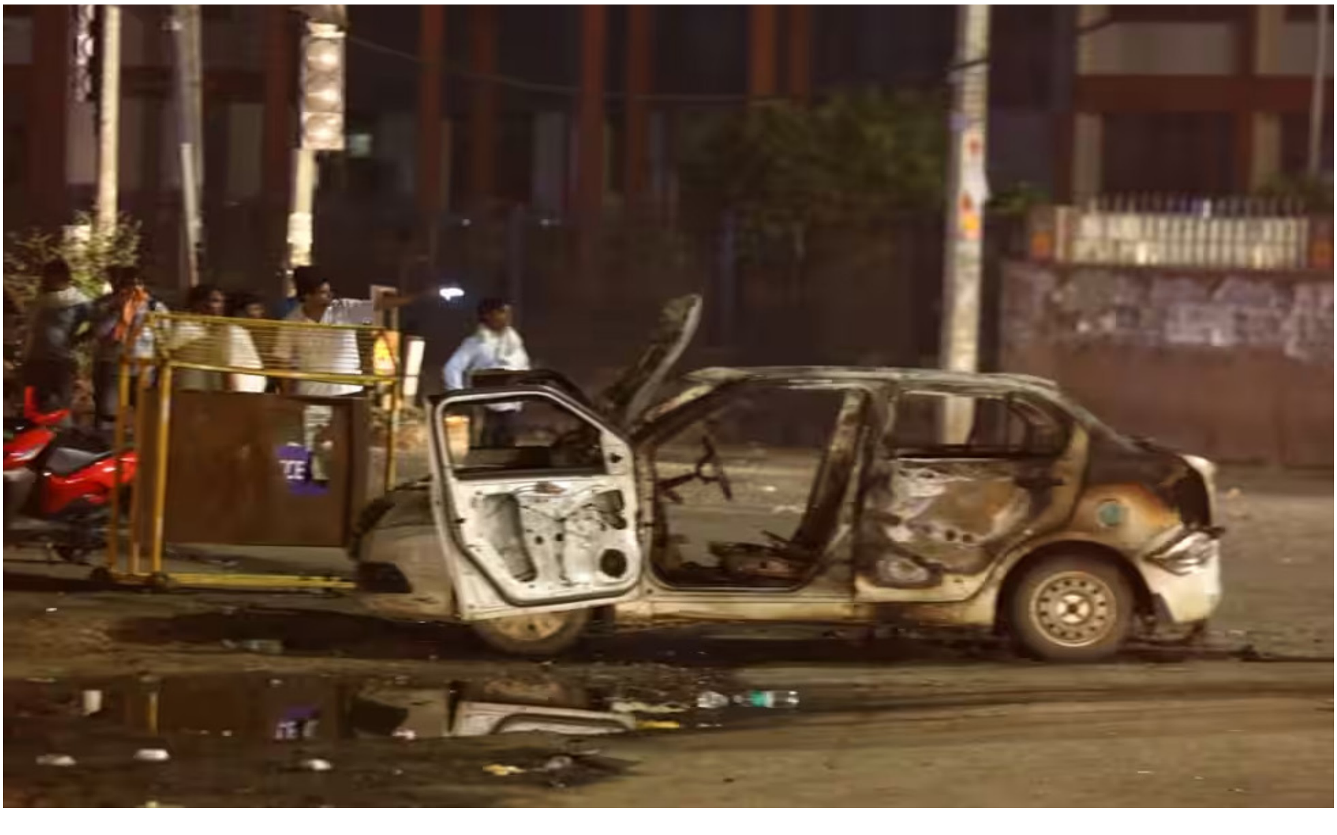

حملہ کیا، جس پر پروین نے خود کو بچانے کے لیے چاقو پکڑ لیا اور اسے چوٹ لگی۔›› سنگھ نے کہا کہ پولیس علاقے کی سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کر رہی ہے اور ویڈیوز کا تجزیہ کر رہی ہے۔

عہدیداروں نے بتایا کہ بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد نے مغربی دہلی میں محرم کے جلوسوں کے دوران ہفتہ کو ہونے والی جھڑپوں پر پولیس کو ایک میمورنڈم پیش کیا ہے۔ ایک سینئر عہدیدار نے اتوار کو بتایا کہ میمورنڈم جمع کرنے کے بعد دونوں تنظیموں کے ارکان نے ناںگلوئی پولیس اسٹیشن کے باہر دیش کے غداروں کو گولی مارو اور ’جئے شری رام‘ کے نعرے لگائے۔

انڈین ایکسپریس سمیت تقریباً تمام انگریزی، ہندی اور اردو روزناموں نے یکم اگست کو نوح، ہریانہ میں ہونے والے فرقہ وارانہ تشدد کے بارے میں تفصیل سے رپورٹ شائع کی جہاں پیر کو ہونے والی جھڑپوں میں دو ہوم گارڈز سمیت تین افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ ضلع نوح کے مختلف قصبوں میں بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد (VHP) کی طرف سے جلوس نکالے گئے۔ جیسے ہی ضلع میں فرقہ وارانہ تشدد بھڑک اٹھا، انٹرنیٹ خدمات کو معطل کر دیا گیا، امتناعی احکامات نافذ کر دیے گئے، اور ریاستی وزیر داخلہ نے مرکز سے اضافی فورس طلب کی۔

انڈین ایکسپریس س نے یکم اگست کو ایک واقعے کے بارے میں اطلاع دی، جو 31 جولائی کی رات کو پال گڑھ اسٹیشن پر جے پور-ممبئی ٹرین میں پیش آیا۔اطلاعات کے مطابق ریلوے کے ایک پروٹیکشن فورس (RPF) کے کانسٹیبل چیتن سنگھ نے اپنی آٹومیٹک سروس رائفل سے 12 راؤنڈ فائر کیے، پہلے اپنے سینئر کو ہلاک کیا اور پھر اس نے ٹرین میں سفر کرنے والے تین مسلم مسافروں اصغر عباس، عبدالقادر محمد اور ایک نامعلوم شخص کو شناخت کے بعد ہلاک کر دیا۔

ایک ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ وہ ساتھی مسافروں کو گولی مارتا ہے اور لاش کے پاس کھڑا ہے، مبینہ طور پر یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے: ”... پاکستان سے آپریٹ ہوئے ہو، اور میڈیا یہ کوریج دیکھا رہا ہے، انکو سب پتہ چل رہا ہے یہ کیا کر رہے ہیں... آگر ووٹ دینا ہے، اگر ہندوستان میں رہنا ہے تو میں کہتا ہوں مودی اور یوگی یہ دو ہیں ۔“ واقعہ کی تحقیقات کے لیے اے ڈی جی آر پی ایف کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور ملزم کانسٹبل کو گرفتار کر لیا گیا ہےآر پی ایف کا دعویٰ ہے کہ وہ ذہنی خرابی کا شکار تھا۔

فری پریس جرنل نے 31 جولائی کو ایک اور واقعہ کی خبر شائع کی کہ ہندو نوجوانوں کا ایک گروپ ’ہنومان چالیسہ‘ کا نعرہ لگا رہا ہے تاکہ اپنی برتھ پر ایک مسلمان مسافر کی نماز میں خلل ڈالا جا سکے۔

ٹی وی چینل این ڈی ٹی وی نے 31 جولائی کو نیوز سروس اے این آئی کو انٹرویو دیتے ہوئے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کے ایک تنازعہ اور مسلم مخالف بیان کی خبر نشر کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اسے مسجد کہیں گے تو جھگڑا ہو جائے گا، میں محسوس کرتا ہوں کہ جسے اللہ نے بینائی سے نوازا ہے، وہ شخص دیکھ لے، ترشول مسجد کے اندر کیا کر رہا ہے، ہم نے اسے وہاں نہیں لگایا۔ ایک جیوترلنگا ہے، دیو بظاہر وہ اپنے بیان میں ۔وارانسی کی گیانواپی مسجد کا حوالہ دے رہے تھے اور یہ دعوٰی کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہندو اسے ”گیانواپی مسجد‘ کہنا شروع کر دیں تو اس کی ملکیت کا سارا تنازعہ ختم ہو جائے گا۔

یکم اگست کو ٹی وی چینل این ڈی ٹی وی نے گروگرام سے ایک انتہائی پریشان کن واقعہ کی اطلاع دی، جو 31 جولائی اور یکم اگست کی درمیانی رات میں پیش آیا، رپورٹ کے مطابق، ایک بنیاد پرست ہجوم نے گروگرام کی ایک مسجد پر حملہ کیا، اور مسجد کے نائب امام کو قتل کر دیا۔ پولیس کے ورژن کے مطابق، آدھی رات کو کئی دیگر زخمی ہوئے۔ گروگرام کے سیکٹر 57 میں واقع مسجد، انجمن اسلام کی جامع کو بھی آگ لگا دی گئی۔ پولیس نے حملہ آوروں کی نشاندہی کی، مختلف مقامات پر چھاپے مارے اور متعدد ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔